83133 ـ قبر كوہان كى طرح ايك بالشت اونچى بنانا سنت ہے

سوال

ميں نے اونچى قبروں كو برابر كرنے كے متعلق على رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث پڑھى ہے، ميرى دادى كى قبر تقريبا چار فٹ اونچى اور سنگ مرمر سے بنائى گئى تھى، ميں نے سنت پر عمل كرتے ہوئے اس كا اوپر والا حصہ گرا كر اسے نيچا كر ديا، اور بعد ميں يہ ہوا كہ ميں نے اسى ويب سائٹ پر سوال نمبر (8991) كا جواب پڑھا جس ميں يہ عبارت ہے:

" قبروں پر قبے اور گنبد كى تعمير اور مزار اور قبروں كو مساجد بنانا قبروں كو اونچى كرنے والى حديث ميں ہى شامل ہوتا ہے .... اور اب ميں مجھے يہ پريشانى لاحق ہے كہ ميں نے ايسا كام كيا ہے جس ميں قبر يا روح كى بے حرمتى ہوئى ہے ؟ !!

دوسرى بات يہ بھى ہے كہ خاندان كے بڑے بوڑھے مجھے اس كام كى بنا پر لعنت ملامت كر رہے ہيں، تو كيا ميں نے غلطى كا ارتكاب كيا ہے، اور اگر واقعتاً ايسا ہى ہے تو مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سنت تو يہ ہے كہ قبر زمين سے صرف ايك بالشت اونچى كى جائے اور اسے كوہان كى طرح بنائى جائے نہ كہ ہموار سطح ميں جمہور كا قول يہى ہے.

اس كى دليل صحيح بخارى كى درج ذيل روايت ہے:

سفيان التمار بيان كرتے ہيں كہ انہوں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر كو كوہان كى شكل ميں بنى ہوئى ديكھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1390).

اور جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر لحد بنائى گئى اور اس كے دھانے پر كچى اينٹوں كو كھڑا كيا گيا، اور ان كى قبر زمين سے تقريبا ايك بالشت اونچى كى گئى "

صحیح ابن حبان حدیث نمبر (6635) سنن البیھقی حدیث نمبر (6527) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

زاد المستقنع میں ہے:

" قبر زمین سے ایك بالشت اونچی اور کوہان کی شکل میں بنائی جائیگی "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی سنت یہ ہے کہ: قبر زمین سے اونچی کی جائے، اور جس طرح ایسا کرنا سنت ہے اور پھر واقعہ بھی اس کا متقاضی ہے؛ کیونکہ قبر سے نکلی ہوئی مٹی قبر پر ہی ڈالی جائیگی، اور یہ معلوم ہی کہ مٹی کھودنے سے قبل اچھی طرح ساتھ مل کر جمی ہوتی ہے، لیکن کھودی جائے تو پھول جاتی ہے، اس لیے مٹی کا زیادہ ہونا ضروری ہے.

اور اس لیے بھی میت والی جگہ مٹی کے لیے اولی ہے، اور اب وہ کھلی ہو گئی ہے، تو وہ مٹی جو میت والی جگہ تھی وہ اس کے اوپر ہو گی ....

علماء نے اس سے ایك مسئلہ مستثنی کیا ہے: جب انسان دار حرب، یعنی: لڑائی کرنے والے کفار کے علاقے میں فوت ہو تو اس کی قبر اونچی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اسے زمین کے ساتھ برابر کیا جائے، تا کہ دشمن اس کی قبر کو اکھاڑ نہ دیں، اور میت نکال کر اس کا مثلہ وغیرہ نہ کریں.

قولہ: " کوہان کی شکل میں " یعنی کوہان کی طرح بنائی جائے، وہ اس طرح کہ قبر کے درمیان والا حصہ اونچا اور دونوں سائڈ نیچی ہوں، اور کوہان کی ضد اور خلاف مسطح ہے کہ بالکل برابر سطح ہو.

اس کی دلیل یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں صحابیوں ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبریں ایسی ہی ہیں " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 364).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں قبریں اونچی کرنا شامل نہیں، اور نہ ہی اسے پکی انیٹوں اور پتھروں وغیرہ سے بنانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور نہ ہی اسے پکی کرنا اور اس پر لیپ کرنا، اور نہ ہی اس پر قبہ اور گنبد تعمیر کرنا؛ یہ سب کچھ مکروہ بدعت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے..... ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی قبریں نہ تو اونچی اور نہ ہی بالکل نیچی تھیں، اور اسی

طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں خلیفوں کی قبریں بھی؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان کی شکل میں تھی جہاں چمکدار سرخ سنگریزی بچھی ہوئی تھی، نہ تو اس پر کچھ بنا ہوا تھا اور نہ ہی مٹی کا لیپ کیا گیا، اور اسی طرح دونوں خلیفوں کی قبریں بھي، اور جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو معلوم کرنا چاہتا تو ایك پتھر کی نشانی سے معلوم کرتا " انتہی.

ماخوذ از: زاد المعاد (1 / 524).

دوم:

اور مسلم شریف کی درج ذیل روایت جو ابو الہیاج الاسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا:

" کیا میں تجھے اس کام کے لیے روانہ نہ کروں جس کے لیے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا ؟

کہ تمہیں جو مجسمہ بھی ملے اسے مٹا ڈالو، اور جو قبر اونچی ہو اسے برابر کر دو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (969).

اس حدیث میں برابر سے مراد یہ ہے کہ اسے باقی سب قبروں کے برابر کر دو، اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ اس کی اونچائی ایك بالشت کے اندر ہونی چاہیے.

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ: قبر زمین سے زیادہ اونچی نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی کوہان کی شکل میں بنائی جائیگی، بلکہ ایك بالشت اونچی اور برابر بنائی جائیگی، امام شافعی اور اس کی موافقت کرنے والوں کا مسلك یہی ہے، اور قاضی عیاض نے اکثر علماء سے نقل کیا ہے کہ: ان کے ہاں افضل یہی ہے کہ قبر کوہان جیسی بنائی جائے، جو کہ امام مالك رحمہ اللہ کا مسلك ہے " انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " القول المفید شرح کتاب التوحید " میں کہتے ہیں:

" قولہ: " اور نہ ہی کوئی اونچی قبر " یعنی بلند قبر.

قولہ " مگر اسے برابر کر دو " اس کے دو معنی ہیں:

پہلا:

اسے اس کے ارد گرد والی قبروں کے برابر کر دو.

دوسرا:

تو اسے اس طرح صحيح سالم کر دے جو شريعت کا تقاضا ہے، اللہ تعالى کا فرمان ہے:

وہ جس نے پيدا فرمايا اور اسے صحيح سالم بنايا الاعلى (2).

يعنى: اس کى خلقت کو اچھى اور صحيح سالم شکل ميں بنايا، اور يہ ا حسن ہے، اور يہ دونوں معنے متقارب اور ايك دوسرے کے قريب ہيں.

اور اشراف يعنى بلند اور اونچى ہونے کے دو معنے ہيں:

پہلا: قبر پر رکھى ہوئى بڑى علامت کى بنا پر اونچى ہو، اور يہ لوگوں کے ہاں نصائل يا نصائب (کھڑے پتھر) سے معروف ہيں، اور نصائل سے صحيح لغت نصائب کھڑے پتھر کى علامت ہے.

دوسرا:

اس پر کچھ تعمير كي جائے، يہ کبيرہ گناہ ميں شمار ہوتا ہے، کيونکہ نبى کريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبروں پر مسجد بنانے اور وہاں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائى ہے "

تيسرا:

اسے رنگ کے ساتھ اونچا کيا جائے، وہ اس طرح کہ اس پر رنگ برنگى علامتيں رکھى جائيں.

چوتھا:

قبر کى مٹى باقى ارد گرد والى قبروں سے اونچى ہو تا کہ دوسرى قبروں سے ظاہر اور عليحدہ لگے.

تو يہ سب اونچى اور بلند ميں شامل ہوتى ہيں، جو کسى دوسرى پر ظاہر اور اس سے امتيازى حيثيت رکھے اسے باقى سب کے ساتھ برابر کرنا ضرورى ہے، تا کہ يہ چيز قبروں کے ساتھ شرك اور غلو کا باعث نہ بنے " انتہى.

سوم:

مندرجہ بالا سطور سے يہ واضح ہوا کہ قبروں پر قبے اور گنبد اور مزار تعمير کرنا ممنوع ہے، اور يہ قبروں کى تعظيم اور شرك کا ذريعہ ہيں اور اسى طرح تقريبا ايك بالشت سے قبر اونچى کرنا بھى ممنوع ہے.

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور قبروں پر قبے اور گنبد اور مزار بنانا بھی اس حدیث (مندرجہ بالا حدیث) کے تحت بالاولی شامل ہوتے ہیں، اور قبروں کو مساجد بنانا بھی یہی ہے، اور ایسا کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ....

قبروں کو پکا کرنا اور انہیں اچھی اور بناسنوار کر تعمیر کرنے سے کتنی ہی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں اور سرایت کر چکی ہیں جس سے آج اسلام رو رہا ہے؛ ان خرابیوں میں جاہل قسم کے افراد کا وہی اعتقاد ہے جو کفار اپنے بتوں سے رکھتے ہیں، اور یہ اتنی عظمت اختیار کر گیا ہے کہ لوگ یہ گمان کرنے لگے ہیں کہ یہ قبر نفع دینے اور نقصان دور کرنے پر قادر ہے، تو اس طرح انہوں نے ان قبروں کو اپنی حاجات و ضروریات پوری کرنے اور نجات و کامیابی اور مطلب پورے ہونے کی جگہ بنا لیا ہے، اور وہاں سے وہ کچھ مانگنے لگے ہیں جو انہیں اپنے رب اور پروردگار سے مانگنا چاہیے، اور ان قبروں کی طرف سفر کر کے جانے لگے ہیں، اور انہیں تبرکا چھو کر اس سے مدد مانگتے ہیں؛ اجمالی طور پر یہ کہ انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں چھوڑا جو جاہلیت میں بتوں کے ساتھ نہ ہوتا ہو آج یہ بھی اس پر عمل پیرا ہیں، انا للہ و انا الیہ راجعون!!

اس شنیع اور قبیح برائی اور فظیع کفر کے باوجود ہم کوئی ایسا شخص نہیں پاتے جو اللہ کے لیے غصہ رکھے اور دین حنیف کی حمیت میں غیرت کھائے، نہ تو کوئی عالم دین، اور نہ ہی کوئی طالب علم، اور نہ ہی کوئی افسر اور حکمران اور نہ ہی کوئی وزیر و مشیر اور نہ ہی کوئی بادشاہ ؟!!

ہمیں بہت سی ایسی خبریں ملی ہیں جن میں کوئی شك وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ بہت سے قبر پرست لوگ یا پھر ان میں سے اکثر کو جب اپنے مخالف کی جانب سے قسم اٹھانے کا کہا جائے تو وہ جھوٹی قسم اٹھا لیتے ہیں، لیکن جب اس کے بعد انہیں یہ کہا جائے کہ تم اپنے پیر اور اعتقاد، یا فلاں ولی کی قسم اٹھاؤ تو وہ ہکلانا شروع کر دیتا ہے، اور لیت و لعل سے کام لیتا اور انکار کرتا ہوا حق کا اعتراف کر لیتا ہے؟!!

یہ ان کے شرک کی سب سے بڑی اور واضح دلیل ہے کہ ان کا شرک تو ان لوگوں سے بھی بڑھ چکا ہے جو اللہ تعالی کو دو میں دوسرا، یا پھر تین میں تیسرا مانتے ہیں؛ تو اے علماء دین، اور اے مسلمان حکمرانو اسلام کے لیے کفر سے زیادہ بڑی مصیبت اور کیا ہے، اور اس دین اسلام کے لیے غیر اللہ کی عبادت سے زیادہ کونسی آزمائش و ابتلاء ہے، اور مسلمانوں کو کونسی ایسی مصیبت پہنچی ہے جو اس مصیبت کے برابر ہو، اور کونسی ایسی برائی ہے جس کا انکار واجب ہو اگر اس واضح اور واجب شرک کا انکار کرنا واجب نہیں ؟:

اگر تم کسی زندہ کو آواز دو تو تم اسے سنا سکتے ہو، لیکن جسے تم پکار ر ہے اس میں تو زندگی کی رمق ہی نہیں.

اور اگر کسی آگ میں پھونك مارو تو روشنی بھی ہو، لیکن تم تو راکھ میں پھونکیں مار رہے ہو" انتہی.

ماخوذ از: نيل الاوطار (4 / 83 ـ 84).

اس سے آپ كو يہ معلوم ہو گيا ہوگا كہ آپ نے جو سنگ مرمر اكھاڑے اور منہدم كيے ہيں اور قبر كا اوپر والا حصہ گرايا ہے ايك اچھا عمل تھا، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سنت كے موافق بھى ہے جس كا آپ نے حكم بھى ديا تھا، اور اس ميں قبر يا قبر والے كى اہانت و توہين نہيں، بلكہ اس ميں قبر اور قبر والے كى عزت و اكرام ہے كہ وہ سنت كے مطابق ہو.

آپ نے جو يہ بيان كيا ہے كہ جو كچھ آپ نے كيا ہے اس پر آپ كو بڑے اور بوڑھے لعنت ملامت كرنے لگے ہيں تو يہ ان كى زيادتى اور آپ پر ظلم ہے آپ اس پر صبر كريں كيونكہ آپ نے ايك اطاعت و فرمانبردارى كا كام كيا ہے، اور پھر جو كوئى بھى لوگوں كو نيكى اور بھلائى كا حكم ديتا ہے يا پھر انہيں برائى سے منع كرتا ہے اس كے ساتھ يہى كچھ ہوتا ہے.

سورۃ لقمان ميں لقمان كى وصيت ميں اللہ تعالى نے ہميں يہ بيان كيا ہے كہ:

اے ميرے بيٹے نماز كى پابندى كرتے رہنا، اور نيكى و بھلائى كا حكم ديتے رہو، اور برائى سے روكتے رہو، اور جو كچھ تجھے پہنچے اس پر صبر كرو، يقينا يہ پرعزم اور تاكيدى امور ميں سے ہے لقمان (17).

ليكن اس ميں عظيم خرابى پيدا نہ ہونے كا خيال ركھنا ضرورى ہے؛ كيونكہ برائى كو روكنے كى شرط ميں يہ شامل ہے كہ اسے روكنے سے اس سے بھى بڑى برائى اور خرابى پيدا نہ ہوتى ہو.

اسى ليے جب كسى انسان كے گمان ميں يہ غالب ہو كہ اگر اس نے قبر كو منہدم كر كے برابر كر ديا تو اس سے اس كے علاقے يا اس كى قوم ميں فتنہ و فساد بپا ہو جائيگا، يا پھر اسے اس كى بنا پر جيل جانا پڑيگا يا پھر اسے زدكوب كيا جائيگا، تو پھر اس حالت ميں اسے خاموشى اختيار كر لينى چاہيے، اور جب خرابى بڑھ جائے يا پھر اس كے بھائى يا كسى قريبى عزيز كو گزند پہنچنے كا خدشہ ہو تو پھر برائى ہاتھ سے روكنا حرام بھى ہو سكتا ہے.

واللہ اعلم .